اسلام میں تعزیری سزا کا تصوّر

انوار اللہ

لفظ تعزیر عزر سے لیا گیا ہے اور عزر اور تعزیر دونوں کا لغوی معنی تقریباً ایک ھی ہے ، یعنی منع کرنا ، باز رکھنا ، ملامت کرنا وغیرہ ، نیز یہ مدد دینے کے معنی میں بھی آتا ہے اور کسی کے دشمن کو اسکو ضرر دینے سے منع کرنے کو بھی عزر کہتے ھیں ، قرآن مجید میں ہے ,,وتعزّروہ وتوقّروہ ،، (۱) (اور اسکی مدد کرو اور اسکی عظمت رکھو) اور اصطلاح شریعت میں یہ وہ سزا ہے جو اس جرم پر دی جاتی ہے ، جس کیلئے قرآن و حدیث یا اجماع میں سزا مقرر نہ ھوئی ھو اور نہ اسکا کوئی کفارہ ھو اور اس کا مقصد یہ ھو کہ مجرم کو دوبارہ ارتکاب جرم سے باز رکھا جائے اور اسکو قانون کا پابند بنایا جائے ۔ (۲)

شریعت اسلامی میں سزائیں دو طرح کی ھوتی ھیں ایک وہ سزائیں جو کتاب اللہ ، سنت نبوی یا اجماع سے متعین ھوں ، انھیں شریعت میں حدود اور قصاص کہتے ھیں ، حد اس معین سزا کا نام ہے جسکو کتاب اللہ یا سنت نبوی نے اللہ کے حق کے طور پر معین کیا ھو ۔ اور اس میں حاکم یا قاضی کی رائے کا کوئی دخل نہیں ھوتا ، بلکہ جب بھی انکی شروط پائی جائیں تو انکو نافذ کیا جائے گا ، نہ کوئی اس میں کمی کر سکتا ہے نہ زیادتی ، اور نہ اس کو معاف کر سکتا ہے ، جیسے حد زنا ، حد شراب نوشی ، حد سرقہ ، حد محاربہ

وغیرہ ، البتہ قصاص اس لحاظ سے حد نہیں ہے اگرچہ اسکو کتاب اللہ نے معین کیا ہے لیکن اس میں بندے کا حق ہے اسلئے اسکو مقتول کے ورثاء معاف کر سکتے ھیں ۔ دوسری وہ سزائیں ھیں جنکو کتاب اللہ یا سنت نبوی نے معین نہیں کیا ہے بلکہ انکو حاکم یا قاضی کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے ، تاکہ وقت ، موقع اور جرم کی مناسبت سے جو سزا دینا چاھے دیدے ، جس سے ملزم دوبارہ ارتکاب جرم سے باز رہے ، اور لوگوں میں امن و سکون قائم ھو ، اس قسم کی سزاؤں کو شریعت میں تعزیر کہتے ھیں ان سزاؤں کے بارے میں حکومت کو قانون سازی کا حق حاصل ہے ، گویا حد اور قصاص کے علاوہ جو سزائیں حاکم وقت مقرر کرے وہ تعزیر ھونگی ۔

حد اور تعزیر میں ایک اور فرق بھی بیان کیا جاتا ہے وہ یہ کہ اول الذکر یعنی حد خالصۃ اللہ کا حق شمار کیا جاتا ہے اور موخر الذکر یعنی تعزیر کبھی بندوں کا حق شمار کیا جاتا ہے اور کبھی اللہ کا ، اسلئے حد میں بندہ تصرف نہیں کر سکتا لیکن تعزیر میں بندہ تصرف کر سکتا ہے ، یعنی اس میں کمی بیشی کر سکتا ہے نیز اسکو معاف بھی کر سکتا ہے اور حاکم یا قاضی اسکی نوعیت کو بدل سکتا ہے ۔

تعزیر کی بنیاد قرآن و حدیث دونوں میں موجود ہے ، قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہے : والّٰتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربو ھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ،، (۳) اور جن عورتوں سے نافرمانی کا صدور یا اندیشہ ھو تو انکو نرمی سے سمجھاؤ اور انکے بستروں سے جدا رھو اور انکو مارو پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار ھو جائیں تو انپر الزام کی راہ مت تلاش کرو)

اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور مقام پر یہ ارشاد ہے : ,,ان الذّین یحبّون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوالھم عذاب الیم

فی الدنیا والاخرة واللہ یعلم وانتم لاتعلمون » (جو لوگ چاھتے ھیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش اور بدکاری پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں درد ناک سزا کے مستحق ھیں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ـ) مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ھیں:

«موقع و محل کے لحاظ سے تو آیت کا براہ راست مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح کے الزامات گھڑ کر اور انہیں اشاعت دے کر مسلم معاشرے میں بداخلاقی پھیلانے اور امت مسلمہ کے اخلاق پر دھبہ لگانے کی کوشش کر رہے ھیں وہ سزا کے مستحق ھیں ، لیکن آیت کے الفاظ فحش پھیلانے کی تمام صورتوں پر حاوی ھیں ، انکا اطلاق عملاً بدکاری کے اڈے قائم کرنے پر بھی ھوتا ہے اور بداخلاقی کی ترغیب دینے والے اور اسکے لئے جذبات کو اکسانے والے قصوں ، اشعار گانوں ، تصویروں اور کھیل تماشوں پر بھی نیز وہ کلب اور ھوٹل اور دوسرے ادارے بھی انکی زد میں آ جاتے ھیں جن میں مخلوط رقص اور مخلوط تقریبات کا انتظام کیا جاتا ہے ، قرآن صاف کہہ رھا ہے کہ یہ سب لوگ مجرم ھیں، صرف آخرت ھی میں نہیں دنیا میں بھی انکو سزا ملنی چاھئے ، لہذا ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ اشاعت فحش کے تمام ذرائع و وسائل کا سدِّ باب کرے، اسکے قانون تعزیرات میں ان تمام افعال کو مستلزم سزا ، قابل دست اندازی پولیس ھونا چاھئے جنکو قرآن یہاں پبلک کے خلاف جرائم قرار دے رھا ہے اور فیصلہ کر رھا ہے کہ انکا ارتکاب کرنے والے سزا کے مستحق ھیں، » (۴) ـ

اس کے علاوہ قرآن اور حدیث میں بعض افعال کو ممنوع قرار دیا گیا ہے ، جس سے ان افعال کا جرائم ھونا متعین ھو جاتا ہے ، حالانکہ انکے لئے نہ کوئی حد متعین کی گئی ہے اور نہ ان کیلئے کفارہ لازم قرار دیا گیا ہے ، ذیل میں چند افعال کے متعلق قرآن و حدیث کے نصوص بیان کئے جاتے ھیں ـ

۱ ۔ بعض چیزوں کے کھانے کی حرمت :

ارشاد الٰہی ہے :

,,انما حرّم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهلّ به لِغیر الله فمن اضطرّ غیرباغٍ ولاعاد فلا اثم علیه » (۵)

ترجمہ : اس نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو جانور غیراللہ کیلئے نامزد کیا گیا ہو ، حرام کیا ہے لیکن اس میں بھی جو شخص مضطر ہو جائے اور حکم عدولی کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکل جانے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,حرّمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیرالله به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل السبع الاماذکیتم وماذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذالکم فسق» (٦) ،

ترجمہ : تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو جانور غیراللہ کے نامزد کیا گیا ہو ، اور جو گلا گھٹنے سے مر جائے اور جو کسی ضرب سے مر جائے ، اور جو اونچی جگہ سے گر کر مر جائے اور جو کسی سینگ سے مر جائے اور جس کو درندے کھانے لگیں سوائے اس صورت کے کہ تم اسے ذبح کر ڈالو اور جو جانور استھانوں پر بھینٹ چڑھایا جائے اور نیز یہ کہ پانسوں سے تقسیم کیا جائے ، یہ سب گناہ کے کام ہیں ۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,احلّت لکم بهیمة الانعام الامایتلی علیکم » (۷)

ترجمہ : تمہارے لئے چوپائے مویشی جائز کئے گئے ہیں بجز ان چیزوں کے جن کا ذکر آگے تم سے کیا جاتا ہے ۔

اور فرمان الٰہی :

,,ویحلّ لهم الطیّبات ویحرّم علیهم الخبٰئث» (۸)

ترجمه : اور انکے لئے پاکیزہ چیزیں جائز بناتا ہے اور ان پر گندی چیزیں حرام رکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کا ارشاد ہے :

,,الکلب خبیث و خبیث ثمنه،، (٩)

,,کتا نجس ہے اور اسکی قیمت بھی نجس ہے ،،

ویروی عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیقول : ذبحنا یوم حنین الخیل والبغال والحمیر فنهانا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن البغال والحمیر ولم ینهنا عن الخیل (١٠)

ترجمه : حضرت جابر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سے نقل کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں که ہم نے جنگ حنین کے موقع پر گھوڑے ، خچر اور گدھے ذبح کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے ہمیں خچروں اور گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا لیکن گھوڑوں کے کھانے سے منع نہیں کیا۔

وروی عن ابن عباس أن النبی نهی عن اکل کل ذی ناب من السباع وأکل کل ذی مخلب من الطیر (١١)

ترجمه : حضرت ابن عباس روایت فرماتے ہیں که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے درندوں میں ہر ذی ناب (نوکیلے دانت والے) کے کھانے سے اور پرندوں میں ہر ذی مخلب (نوکیلے مڑے ہوئے پنجے) والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

وروت عائشة عن النبی أنه قال : ,,خمس یقتلن فی الحل والحرم الحیة والفارة والغراب الأبقع والحداة والکلب العقور۔ (١٢)

ترجمه : حضرت عائشه نے نبی کریم صلی اللہ علیه وسلم سے روایت کیا ہے که پانچ جانور ایسے ہیں جو حرم و بیرون حرم (ہر جگه) قتل کئے جا سکتے ہیں سانپ چوہا ، سفید کوا ، چیل اور کاٹنے والا کتا۔

۲ ـ امانت میں خیانت :

فرمان الٰہی ہے :

,,انّا عرضنا الامانة على السّموات والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهُولا ـ » (۱۳)

ترجمہ : ہم نے یہ امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی سو ان سب نے انکار کیا اس سے کہ اسے اٹھائیں اور وہ اس سے ڈرے اور اسے انسان نے اپنے ذمے لے لیا ، بیشک وہ بڑا ظالم ہے بڑا جاہل ہے ـ

اور فرمان الٰہی ہے :

,,ان الله يامركم ان تؤدوا الامٰنٰت الى اهلها واذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل » (۱۴)

ترجمہ : اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انکے اہل کو ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ـ

اور فرمان الٰہی ہے :

,,یا ایها الذين امنوا لا تخونوا الله والرسول و تخونوا امانا تكم » (۱۵)

ترجمہ : اے ایمان والو ! خیانت نہ کرو اللہ اور رسول کی اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو .

اور ارشاد الٰہی :

,,واتوا اليتامٰى اموالهم ولاتتبدلوا الخبيث بالطيّب ولاتأكلوا اموالهم الى اموالكم انه كان حوبا كبيرا، ـ (۱٦)

ترجمہ : اور یتیموں کو ان کا مال پہنچا دو اور پاکیزہ کو گندی چیز سے مت تبدیل کرو اور انکا مال مت کھاؤ اپنے مال کے ساتھ ، بیشک یہ بہت بڑا گنا ہے ـ

اور فرمان الٰہی :

,,فادفعوا الیھم اموالھم ولاتاکلوھا اسرافا وبدارا ان یکبروا،، (۱۷)

ترجمہ : ان کے حوالے ان کا مال کر دو اور مال کو جلد جلد اسراف سے اور اس خیال سے کہ یہ بڑے ہو جائیں گے مت کھا ڈالو۔

اور فرمان الٰہی :

,,ولاتقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن ،، (۱۸)

ترجمہ : اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ بجز اس طریق کے جو مستحسن ہے۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,انّ الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا،، (۱۹)

ترجمہ۔ بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھا لیتے ھیں وہ بس اپنے پیٹ میں آگ ھی بھرتے ھین اور عنقریب وہ دھکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,یا ایّھا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ،، (۲۰)

ترجمہ : اے ایمان والوں آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ ھاں البتہ کوئی تجارت باھی رضا مندی سے ہو۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

,,چار خصلتین اگر کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ پکا منافق ہے اور اگر ایک خصلت اس میں موجود ہے تو گویا نفاق کی ایک خصلت موجود ہے ، یہاں تک کہ اسے ترک کر دے جب اسکے پاس امانت رکھی جائے اس میں خیانت کرے جب بولے تو جھوٹ بولے جب معاملہ کرے بدمعاملگی اختیار کرے اور جب لڑے گالی دے ،، (۲۱)

اور فرمایا :

,,اس شخص کا ایمان قبول نہیں جو امانت دار نہیں "

ارشاد الہی ہے :

,,ویل للمصطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون" (٢٢)

ترجمہ : بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں پورا ھی لیں ، اور جب انھیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں ۔

اور فرمان الہی ہے :

,,اوفوا لکیل ولاتکونوا من المخسرین وزنوا بالقسطاس المستقیم ولاتبخسوا الناس اشیاءھم ولاتعثوا فی الارض مفسدین" (٢٣)

ترجمہ : تم لوگ پورا ناپا کرو اور نقصان پہنچانے والے نہ بنو اور صحیح ترازو سے تولا کرو اور لوگوں کا نقصان انکی چیزوں میں نہ کیا کرو اور نہ ملک میں فساد مچایا کرو ۔

۴ ۔ جھوٹی گواھی :

فرمان الہی ہے :

,,ولایأب الشھداء اذا مادعوا" (٢٣)

ترجمہ : اور گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں ۔

اور فرمان الہی ہے :

,,ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ آثم قلبہ " (٢٥)

ترجمہ : اور گواھی کو مت چھپاؤ اور جو کوئی اسے چھپائے گا اس کا قلب گنہگار ھوگا ۔

اور فرمان الہی ہے :

,,یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شھدآء للہ ولوعلی انفسکم اوالوالدین والاقربین " (٢٦)

ترجمہ : اے ایمان والو ۔ انصاف پر خوب قائم رھنے والے اور اللہ

کیلئے گواهی دینے والے رهو چاهے وه تمهارے یا (تمهارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف هی هو۔

اور فرمان الهی ہے :

,,والذین لایشهدون الزور،، (۲۷)

ترجمه : اور وه لوگ ایسے هیں که جهوٹ کے گواه نهیں بنتے۔

اور فرمان الهی ہے :

,,فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور،، (۲۸)

ترجمه : سو تم بچے رهو بتوں کی گندگی سے اور بچے رهو جهوٹی بات سے حضرت ابو بکر رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے هیں که آپ نے فرمایا :

,,کیا میں تمهیں بڑے گناه نه بتاؤں ؟ آپ نے تین مرتبه اس جملے کو دهرایا هم نے کها ضرور یا رسول الله ، فرمایا ,,خدا کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی ،، آپ تکیه لگائے هوئے تهے اٹهکر بیٹھ گئے اور فرمایا ,,سنو اور جهوٹی شهادت جهوٹی شهادت ،، آپ اسکو اتنی مرتبه کهتے رہے که هم کهنے لگے کاش آپ خاموش هو جائیں،، (۲۹)

۵ ۔ سود خواری :

فرمان الهی ہے :

,,الذین یاکلون الربوٰ لا یقومون الاکما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ذلک بانهم قالوا انما البیع مثل الربوٰ واحل الله البیع وحرم الربوٰ،، (۳۰)

ترجمه : جو لوگ سود کهاتے رهتے هیں وه لوگ نه کهڑے هو سکیں گے سوائے اسکے که جیسے وه کهڑا هوتا ہے جسے شیطان نے جنون سے خبطی بنا دیا هو ، یه سزا اس لئے هوگی که وه کهتے هیں که بیع بهی تو سود کی هی طرح ہے حالانکه الله نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,یمحق اللہ الربٰو ویربی الصدقات ,, (۳۱)

ترجمہ : اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربٰو ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رؤس اموالکم لاتظلمون ولاتظلمون,, (۳۲)

ترجمہ : اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اسکو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو لیکن تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ جنگ کیلئے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے اور اگر تم توبہ کر لو گے تو تمہارے اصل اموال تمہارے ہی ہیں نہ تم کسی پر ظلم کرو گے ، نہ تم پر (کسی) کا ظلم ہوگا۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,یا ایہا الذین آمنوا لاتاکلوا الربٰو اضعافاً مضاعفۃ,, (۳۳)

ترجمہ : اے ایمان والو. سود کتی کتی حصہ بڑھا کر نہ کھاؤ۔

اور ارشاد ہے :

,,وما آتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربو عند اللہ ,, (۳۳)

ترجمہ : اور جو چیز تم اس غرض سے دو گے کہ لوگوں کے مال میں پہنچ کر زیادہ ہو جائے سو وہ اللہ کے آگے نہیں بڑھتی -

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

,,سات ہلاک و تباہ کرنی والی باتوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا : یا رسول اللہؐ وہ سات مہلک باتیں کیا ہیں ؟ فرمایا " اللہ کے ساتھ شرک ، جادو، جس جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسکا بغیر حق مار ڈالنا ، سود خواری ، مال یتیم کھانا ، میدان جنگ سے بھاگ جانا اور پاکباز اور سیدھی مومن عورتوں پر تہمت لگانا,,

٦ـ گالی دینا :

فرمان الٰهی ہے :

,,لایحبّ الله الجهر بالسوء من القول الامن ظلم،، (٣٥)

ترجمه : سو الله منه پهوڑ کر برائی کرنے کو (کسی کیلئے بهی) پسند نہیں کرتا سوائے مظلوم کے ـ

اور فرمان الٰهی ہے :

,,ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدواً بغیر (علم،، (٣٦)

ترجمه : اور انهیں دشنام نه کرو جنکو یه لوگ الله کے سوا پکارتے رهتے هیں ورنه یه لوگ الله کو حد سے گذر کر براه جهل دشنام دیں گے ـ

اور فرمان الٰهی ہے :

ولاتعتدوا انّ الله لایحب المعتدین ،، (٣٧)

ترجمه : اور حد سے باهر مت نکلو که الله حد سے باهر نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا ـ

اور فرمان الٰهی ہے :

یا ایّها الذین امنوا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیراً منهم ولانساء من نساء عسی ان یکن خیراً منهن ولاتلمزوا انفسکم ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ،، (٣٨)

ترجمه : اے ایمان والو ! نه مردوں کو مردوں پر هنسنا چاهئے کیا عجب که وه ان سے بهتر هوں اور نه عورتوں کو عورتوں پر هنسنا چاهئے کیا عجب که وه ان سے بهتر هوں اور نه ایک دوسرے کو طعنه دو اور نه ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو ایمان کے بعد گناه کا نام هی برا ہے ـ (٣٩)

اور رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا :

,,مسلمان ، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے ، نہ اسے ذلیل کرے اور نہ اسے حقیر سمجھے ۔ ،، (۳۰)

اور ارشاد ہے :

,,انسان کیلئے یہی برائی بہت ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے ، ہر مسلمان کی جان و مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے ۔ ،، (۳۱)

اور فرمایا :

,,سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت پر ناحق دست درازی کی جائے ،، (۳۲)

اور فرمایا :

,,مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے ،،

۷۔ رشوت :

فرمان الٰہی ہے :

سماعون للکذب اکّالون لِلسّحت (۳۳)

ترجمہ : جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں ، حرام کے بڑے کھانے والے ہیں ۔ اور فرمان الٰہی ہے :

ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ،، (۳۵)

ترجمہ : اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ اڑاؤ ، اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ کہ جس سے لوگوں کے مال کا ایک حصہ تم گناہ سے کھا جاؤ درآنحالیکہ تم جان رہے ہو ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

,,اللہ تعالی رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت کرے ، اور اس شخص پر جو ان دونوں کے درمیان معاملہ رشوت طے کراتا ہے ۔ (۳۶)

ارر فرمایا :

''اللہ تعالی کسی فیصلے میں رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کرے ،، (۴۷)

اور فرمایا :

,,امراء کے هدایا خیانت هیں ، حکام کے هدایا حرام هیں ،،

,,حضرت ابو حمید ساعدی سے روایت ہے که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے ابن اللتبیه کو زکوۃ کی وصولیابی کیلئے عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آئے تو بولے یه آپکا مال ہے اور یه مجھے هدیه دیا گیا ہے اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ بھی خوب هیں هم انهیں اس امر پر عامل بنا کر بھجھتے هیں جس کا خدا نے همیں نگران بنایا ہے اور وہ کہتے هیں یه آپ کا ہے ، اور یه مجھے هدیه کیا گیا ہے یه اپنے باپ کے گھر کیوں نه بیٹھا رها . پھر هم دیکھتے که اسکے پاس هدیه آتا ہے یا نهیں ـ (۴۸)

۸ ـ قمار اور میسر ـ

اللہ سبحانهٗ کا ارشاد ہے :

,,انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه ،، (۴۹)

ترجمه : شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں هیں شیطان کے کام سو اس سے بچے رهو ـ

۹ ـ بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل هونا :

ارشاد الٰهی ہے :

,,یا ایّها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتاً غیر بیو تکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها ذالکم خیر لکم لعلکم تذکرون فان لم تجدوا فیها احدا فلاتدخلوها حتی یؤذن لکم ،، (۵۰)

ترجمه : اے ایمان والو ! تم اپنے خاص گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت هو ، جب تک که اجازت حاصل نه کر لو اور

انکے رهنے والوں کو سلام نه کر لو ، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تاکه تم خیال رکھو ، پھر اگر ان میں تمہیں کوئی (آدمی) نه معلوم هو تو بھی ان میں نه داخل هو جب تم کو اجازت نه مل جائے ۔

اور فرمان الٰہی ہے :

,,لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونة فیها متاع لکم،، (٥١) ۔

ترجمه : تم پر کوئی گناه اس میں نہیں ہے که تم ان مکانات میں داخل هو جاؤ (جن میں) کوئی رهتا نه هو اور ان میں تمہارا کچھ مال هو ۔

١٠ ۔ تجسس ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

,,ولاتجسسوا،، (٥٢)

ترجمه : اور ٹوه میں مت لگے رهو ۔

عہد نبوی و عہد خلفاء راشدین میں تعزیرات کا نفاذ :

اسکے علاوه حضور صلی الله علیه وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں تعزیری سزاؤں کا تصور موجود ہے ، چنانچه ابن ماجه میں ابن عباس سے مروی ہے که حضور نے ارشاد فرمایا که جب ایک شخص دوسرے شخص کو مخنث کہے تو اسے بیس کوڑوں کی سزا دو اور ایسے هی اگر ایک شخص دوسرے کو لوطی کہے تو اسے بھی بیس کوڑوں کی سزا دو ۔ (٥٣)

امام بیہقی نے السنن الکبری میں ابو هریره سے روایت نقل کی ہے که ایک مخنث حضورؐ کے پاس لایا گیا جس نے مہندی سے هاتھ اور پاؤں پر خضاب لگایا تھا تو حضور صلی الله علیه وسلم نے فرمایا اس کو کیا هوا ہے تو آپ سے کہا گیا که یه عورتوں سے مشابہت کرتا ہے تو اسکو نقیع کی طرف جلاوطن کیا گیا (جو مدینه کے قریب ایک جگه ہے) (٥٤)

ترمذی نے حضرت براْ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں کو ھاتھ میں ایک نیزہ اٹھائے ہوئے دیکھا میں نے عرض کیا کہاں کا ارادہ ہے انھوں نے کہا کہ.مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ فلاں شخص کی ، جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح کر لیا ہے، گردن اڑا دوں اور اسکا مال ضبط کر لوں۔ (۵۵)

ابو داؤد میں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی چوری کے بارے میں ارشاد فرمایا ,,اذکان دون نصاب غرم مثلہ و جلدات نکال ,,اگر چوری کی ہوئی کھجوریں نصاب سرقہ سے کم ہوں تو اسکے برابر وصول کرو اور سرزنش کے طور پر کوڑے لگاؤ ۔ (۵٦)

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت کی بنیاد پر قید میں رکھا اور بعد میں اسکو رہا کیا ۔ (۵۷)

ابو داؤد میں ہے کہ حضورؐ سے جب پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا (یعنی انکی چوری کے بارے میں) جو درختوں پر لٹکے ہوئے ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی ضرورتمند اسکو کھا لے اور باندھکر نہ لے جائے تو اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی لیکن جو انھیں توڑ کر ساتھ لے جائے اس پر ان پھلوں کا دوگنا جرمانہ عائد ہوگا اور اسے سزا دی جائیگی ۔ (۵۸)

کسی گم شدہ اونٹ کا پانے والا اگر اسکا اعلان کرے اور اسکو مالک کے حوالہ کر دینے کی بجائے اسے چوری کے ارادہ سے چھپائے تو حضورؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس سے جرمانہ کے طور پر ایک اونٹ وصول کیا جائے ، یہی سزا ان لوگوں کی بھی ہے جو چراگاہ میں چرتے ہوئے جانوروں کو چرا لے جائیں ۔ (۵۹)

حضرت عمرؓ نے حاطب بن ابی بلتعہ پر جرمانہ عائد کیا تھا کیونکہ وہ اپنے ملازمین کو بھوکا رکھتے تھے ، جسکے نتیجہ میں ان کے غلاموں نے چوری کی تھی ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیدیا تھا اور اس میں شکار کرنے اور اسکی جھاڑیوں کو کاٹنے سے منع فرمایا تھا ، آپ نے حکم دیدیا کہ جو شخص ایسا کرتا ہوا پایا گیا اس سے وہ ساری چیزیں چھین لی جائیں جو اس وقت اسکے پاس موجود ہوں ، چنانچہ مسعود بن ابی وقاص نے ایک غلام کو حرم مدینہ میں شکار کرتے ہوئے پایا تو اسکا سامان چھین لیا اور کہا میں نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ,, تم جسکو اس میں شکار کرتے ہوئے پاؤ اس سے اسکے پاس جو کچھ ہو چھین لو،، ۔ (۶۰)

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ,,جسے تم حمی (کی گھاس) کاٹتے ہوئے پاؤ اسکو مارو اور اسکے پاس جو کچھ ہو اسے چھین لو (۶۱)

اسلامی ریاست کے خلاف سازش کے ایک مرکز بیت سویلم میں آگ لگوا کر اسے برباد کر دیا گیا تھا اس گھر میں منافقین سازشیں کرتے تھے ، اور مسلمانوں کو غزوہ تبوک پر جانے سے روکنے کی تدابیر کرتے تھے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت طلحہ بن عبداللہ اور چند دوسرے افراد نے اسی گھر میں آگ لگادی ۔ (۶۲)

مدینہ میں منافقین نے اسلام کے خلاف ایک سازشی مرکز کے طور پر ایک مسجد تعمیر کر لی تھی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہ مسجد جو تاریخ میں مسجد ضرار کے نام سے مشہور ہے منہدم کرا دی گئی ۔ (۶۳)

ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غنیمت میں چوری کرے اس کا سامان جلادیا جائے ۔ (۶۴)

علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک بار حضرت علی نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی (Monopoly) کرنے والے ایک تاجر کا غلہ سزا کے طور پر جلادیا تھا ۔ (۶۵)

امام ابو عبید نے حضرت ابن عمر کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ثقیف کے ایک آدمی کے گھر میں شراب پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسکا گھر جلا دیا گیا آگے چل کر لکھتے ھیں کہ حضرت علیؓ نے ایک بستی کو جلا دیا تھا کیونکہ اس میں اهل ذمہ معاهدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شراب کا کاروبار کرتے تھے ۔ (٦٦)

کنز العمال میں ابو الضحیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس تین آدمیوں نے ایک مرد اور ایک عورت پر زنا کی گواهی دی اور چوتھے نے کہا میں نے تو صرف ان دونوں کو ایک کپڑے میں دیکھا تھا اگر صرف اتنا دیکھنا زنا ہے تو پھر ہے (یعنی میں اسکی گواهی دیتا هوں) پس حضرت علی نے تینوں کو کوڑے لگوائے اور مرد اور عورت کو تعزیری سزا دی ۔ (٦٧)

حضرت عمر نے ابو ہریرہ ، عمرو بن العاص سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن ابی سفیان کو مختلف علاقوں کا عمال مقرر کیا ، جب وہ واپس آئے تو سرکاری مال کے ساتھ کچھ اور مال بھی لائے ، حضرت عمرؓ نے جب ان سے اس مال کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ ہم نے اپنے مال سے کمائے ھیں اس پر حضرت عمرؓ نے سزا کے طور انکا مال ضبط کر کے بیت المال میں داخل کر دیا ۔ (٦٨)

ان کے علاوہ اور سزائیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نے دی تھیں مثلاً قید کرنا ، مارنا وغیرہ ، اس ضمن میں تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی ممنوع کام کرے اور اس کام کیلئے قرآن و حدیث میں کوئی سزا معین نہ ہو یا معین سزا کی شروط پوری نہ هوں تو اسکو معاف نہیں کیا جائے گا بلکہ اسکو سزا دی جائیگی اور یہ بات خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے ثابت ہے ، چنانچہ مسلم نے ابو هریرہ سے روایت نقل کی ہے

که آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ,,لا یضرب فوق عشرۃ اسواط الا فی حد من حدود اللہ ,, (یعنی حدود اللہ کی حد کے علاوہ کسی اور جرم پر دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں) (٦٩)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا ، ,,من بلغ حداً فی غیر حد فھو من المعتدین,, (جو حاکم یا قاضی) حد کے علاوہ کسی اور سزا میں حد کی سزا تک پہنچ گیا (یعنی حد کے برابر سزا دی) تو وہ زیادتی کرنے والوں میں سے ہوگا) اگرچہ امام بیہقی نے اسکو مرسل کہا ہے (٧٠) لیکن اس روایت سے کم از کم یہ ثابت ہے کہ حد کے علاوہ اور سزائیں بھی دی جائیں گی اور ان سزاؤں کو تعزیری سزائیں کہتے ھیں ، گویا تعزیر سے مراد ایسی سرزنش ہے جو کسی فعل ممنوع کا دوبارہ ارتکاب کرنے سے مانع ہو ، پس جب کوئی شخص ایسے فعل کا ارتکاب کرے جسکی حد یا قصاص مقرر نہ ہو اور نہ اس کیلئے کفارہ ہو تو حاکم کیلئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اس شخص کو ایسی سزا دے جو اس شخص کو دوبارہ اس فعل کے ارتکاب سے باز رکھے ، خواہ وہ دروں کی سزا ہو یا قید یا اذیت وغیرہ ہو ، تعزیری سزا ہر ممنوع کام کیلئے مشروع ہے خواہ اس کام کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا انسان سے اور خواہ وہ اعمال ایسے ہوں جو جرائم مستوجب حد کا پیش خیمہ ہوں مثلاً کسی شخص کا پرائی عورت کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ کسی اور طرح سے ملوث ہونا یا ایسی چوری کرنا جس میں ھاتھ کاٹنا لازم نہ ہو یا ایسی گالی دینا جس میں تہمت نہ لگائی گئی ہو یا وہ کام ایسا نہ ہو مثلاً سرکاری تمسکات میں جعل سازی کرنا رشوت سے مال ھتھیا لینا ، جھوٹی گواھی دینا وغیرہ ۔

یہاں یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ ایسے جرائم کی فہرست میں یہ امور بھی آتے ھیں : امانت سے انکار کرنا ، جادو کا کام کرنا ،

شراب کی تہمت لگانا ، ماہ رمضان میں روزے کھانا ، بدکاری کے وسائل فراہم کرنا ، زکوٰۃ سے روکنا ، اجنبی عورت کے ساتھ تخلیہ کرنا ، زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنا ، یتیم کا مال کھانا ، ناجائز ذرائع سے مال کمانا ، کسی عقد میں دھوکہ یا فریب کرنا وغیرہ ۔ اگرچہ امام طحاوی اور ابن دقیق العید نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ حضورؐ اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہر سزا کو حد سے تعبیر کیا جاتا تھا ، اور حد اور تعزیر کی مختلف اصطلاحات بعد میں وضع کی گئی ہیں ، لیکن باقی تمام فقہاء کہتے ہیں کہ حد اور تعزیر کا فرق شروع سے ہی تھا ، اور وہ یہ ہے کہ حد ایک معین سزا کا نام تھا ، اور تعزیر غیر معین سزا کا نام تھا ۔ (۷۱) ، بہرحال اس اختلاف کے باوجود اس بات پر اتفاق ہے کہ سزائیں صرف ان چار جرائم کیلئے نہیں ہیں جنکو حدود کہتے ہیں بلکہ دوسرے جرائم پر سزائیں دی گئی ہیں اور آئندہ بھی دی جائیں گی ۔ نیز ان جرائم کی کوئی حد نہیں ہے یعنی انکی تعداد مقرر نہیں ہے بلکہ ارباب حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ رعایا کی بہبود پر نظر رکھتے ہوئے ہر ایسے ذریعہ کو کام میں لائیں جس سے بہتر طور پر لوگوں کی اصلاح ہو سکے اور مناسب سزائیں تجویز کر کے معاشرہ کو درست کریں تاکہ عوام امن و امان اور راحت و اطمینان سے زندگی بسر کریں ۔ حضرت عمر نے اپنے دور خلافت میں ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا کہ سرراہ ناز نخرے کرتے ہوئے چل رہا تھا جس سے تکبر اور بیہودہ پن کا اظہار ہوتا تھا جو کسی شریف انسان کے شایان شان نہیں ہے آپ نے اسکی مذمت فرمائی اور اس روش کو ترک کر دینے کا حکم دیا وہ شخص کہنے لگا کہ یہ میری فطرت میں داخل ہے اور میں اسے ترک نہیں کر سکتا اس پر حضرت عمرؓ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا کچھ دنوں بعد آپ نے پھر اسے بیہودگی اور مخنث پن کا مظاہرہ کرتے دیکھا اس بار پھر آپ نے کوڑے لگانے کا حکم دیا زیادہ عرصہ

نہیں گزرا تھا کہ وہ شخص آپ کی خدمت میں آیا اور اس دفعہ اسکی چال میں سنجیدگی اور اعتدال تھا ، اس نے کہا : کہ اے امیر المومنین اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے کہ شیطان جو مجھ سے چمٹا ہوا تھا آپکی سزا سے بھاگ گیا ، ایک اور حدیث میں ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو ایسے ناشائستہ لباس میں دیکھا جو اس عورت کا کردار مشتبہ ہونے کی چغلی کر رہا تھا آپ نے اسکی بابت دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک کنیز ہے آپ نے اسے ڈانٹا درہ مارا اور دھمکایا کہ آئندہ اسے ایسی ذلیل حالت میں نہ دیکھا جائے ۔ چنانچہ اسکے بعد وہ عورت ہمیشہ باوقار حالت میں نظر آئی ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ ایک روز مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام ایاس بن مسلم تھا جو مسلمانوں کے عین راستہ میں کھڑا تھا اور چلا چلا کر اپنے مال کی بولی لگا رہا تھا اور دیگر لوگوں کا راستہ روکے کھڑا تھا ۔ آپ نے اپنا کوڑا اس پر اٹھایا وہ شخص دب گیا ۔ امیر المومنین کا ارشاد مان لیا اور ٹھیک ہو گیا ۔ (۴۲) ۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیری سزاؤں کیلئے اسلام میں کوئی خاص تشریع موجود نہیں ہے البتہ یہ بات واضح ہے کہ اسلام نے حاکم کو ہر طرح کی ضروری سزا دینے کی اجازت دی ہے ۔

یہاں یہ بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ اوپر بیان کردہ ایک حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حد کے علاوہ کوئی اور سزا دس کوڑوں سے زیادہ نہیں دی جا سکتی اور یہی حنابلہ کا مذهب ہے حنابلہ کے ساتھ حنفیہ اور شافعیہ بھی کہتے ہیں کہ تعزیری سزا اتنی نہ ہو کہ حد کے برابر ہو جائے ، کیونکہ امام وقت اور اسکے نائب اس بات کے پابند ہیں کہ وہ شریعت کے احکام کے موافق حکم دیں اور شریعت کی مقررہ حد سے زیادہ نہ دیں ۔ البتہ اس حدیث میں جو حد کا لفظ

آیا ہے تو امام ابن قیم نے اسکے بارے میں لکھا ہے کہ لفظ ,,حد،، کا اطلاق جہاں سزا پر ہوتا ہے وہاں جرم اور معصیت پر بھی ہوتا ہے تو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دس دروں سے زیادہ سزا بجز ان جرائم کے ارتکاب پر نہیں دی جائیگی جن کا ارتکاب اللہ تعالی نے حرام فرمایا ہے۔ باقی جرائم کے ارتکاب کے معاملہ میں حاکم کو اختیار ہے کہ جو سزا مناسب سمجھے دیدے (۴۲)

امام مالک کہتے ہیں کہ تعزیر کا معاملہ امام کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے وہ بربناء مصلحت کسی فعل پر حد سے زیادہ سزا دے سکتا ہے کیونکہ صاحب شریعت نے حاکم کو اپنی امانت کا امانتدار بنایا ہے اور امت کو حکم دیا ہے کہ وہ اسکے ہر حکم میں اسکی تعمیل کریں بشرطیکہ اسکی بجا آوری میں اللہ تعالی کی نافرمانی نہ آتی ہو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض سرکش اور بدکار اشخاص کو مقررہ سزا معصیت سے باز نہیں رکھ سکتی ایسی صورت مین امام کیلئے جائز ہو جاتا ہے کہ ایسے اشخاص کی اصلاح کی غرض سے مقررہ سزا سے زیادہ سزا دے۔

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اسباب تعزیر مختلف ہونے کی صورت میں سزا مختلف نہ ہوگی کہ اس میں اتنی زیادتی کر دی جائے کہ وہ کم سے کم حد شرعی کی مقدار تک پہنچ جائے، خواہ وہ کسی حیثیت سے ہو، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کم سے کم حد چالیس کوڑے ہے، اس لحاظ سے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تعزیر زیادہ سے زیادہ اتنالیس کوڑے ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک انیس کوڑے ہوگی کیونکہ ان کے ہاں کم سے کم حد بیس کوڑے ہے۔ البتہ بعض جرائم کی سنگینی کے پیش نظر امام ابو حنیفہ کے نزدیک حاکم سزا کے طور پر قتل بھی کر سکتا ہے۔ (۴۳)

حواشی

(۱) سورة الفتح ـ ۹ ـ
(۲) کتاب الفقه علی المذاهب الاربعه عبدالرحمن جزیری ، ج ، ۵ ، ص ، ۵۶۷ ـ
(۳) سورة النساء ، ۳۴ ـ
(۴) سورة النور ـ ۱۹ ، تفسیر تفهیم القرآن ، ج ، ۳ ص ، ۳۷۱ ، ۳۷۰ ـ
(۵) سورة البقره ـ ۱۷۳ ـ
(۶) سورة المائدة ـ ۳ ـ
(۷) سورة المائده ـ ۱ ـ
(۸) سورة الاعراف ـ ۱۵۷ ـ
(۹) التشریع الجنائی الاسلامی ـ عبدالقادر عوده جلد اول ـ ص ۱۳۹
(۱۰) ایضاً
(۱۱) ایضاً
(۱۲) ایضاً
(۱۳) سورة الاحزاب ـ ۷۲ ـ
۱۴ ـ سورة النساء ـ ۸
(۱۵) سورة الانفال ـ ۲۷ ـ
(۱۶) سورة النساء ـ ۲
(۱۷) سورة النساء ـ ۶ ـ
(۱۸) سورة الانعام : ۱۵۳ ـ
(۱۹) سورة النساء ـ ۱۰ ـ
(۲۰) سورة النساء ـ ۲۹
(۲۱) التشریع الجنائی الاسلامی عبدالقادر عوده ـ جلد اول ص ۱۳۰
(۲۲) المطففین ـ ۱ ، ۲ ـ
(۲۳) الشعراء ـ ۱۸۱ . ۱۸۳ ـ
(۲۵) البقره ـ ۲۸۳
(۲۴) البقرة . ۲۸۲ ـ
(۲۶) سورة النساء ـ ۱۳۵
(۲۷) سورة الفرقان ـ ۷۲ ـ
(۲۸) سورة الحج ـ ۳۰ ـ
(۲۹) التشریع الجنائی الاسلامی ـ عبدالقادر عوده جلد اول ص ۱۶۵
(۳۰) سورة البقرة . ۲۷۵ ـ

(۳۱) سورۃ البقرہ . ۲۷۶ ـ

(۳۲) سورۃ البقرہ۲۷۹ ـ ۲۷۹ ـ

(۳۳) سورۃ آل عمران . ۱۳۰ ـ

(۳۴) سورۃ الروم . ۳۹ ـ

(۳۵) سورۃ النساء . ۱۳۸ ـ

(۳۶) سورۃ الانعام . ۱۰۹ ـ

(۳۷) سورۃ البقرہ . ۱۹۰

(۳۸) سورۃ الحجرات ۰ ۱۱ ـ

(۳۹) التشریع الجنائی الاسلامی ـ عبدالقادر عودہ جلد اول ص ۱۳۱ ـ .

(۴۰) ایضاً

(۴۱) ایضاً

(۴۲) ایضاً

(۴۳) ایضاً

(۴۴) سورۃ المائدہ ـ ۳۲ ـ

(۴۵) سورۃ البقرہ . ۱۸۸ ـ

(۴۶) التشریع الجنائی الاسلامی ـ عبدالقادر عودہ ـ جلد اول ص ۱۳۲ ـ ۱۳۱

(۴۷) ایضاً

(۴۸) ایضاً ص ۱۶۱ .

(۴۹) سورۃ المائدہ . ۹۰ ـ

(۵۰) سورۃ النور . ۲۷ ـ

(۵۱) سورۃ النور . ۲۹ ـ

(۵۲) سورۃ الحجرات ۱۲ ـ

(۵۳) ابن ماجہ جلد ، ۲ ، ص ، ۵۸ ، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دینی کتاب خانہ لاہور ـ

(۵۴) السنن الکبری لیبہقی ، ج ، ۸ ، ص ، ۲۲۳ ـ

(۵۵) ترمذی کتاب الحدود ، ج ، ۱ ، ص ، ۳۱۲ ـ

(۵۶) ابو داؤد کتاب الحدود ، ج ، ۲ ، ص ، ۲۷۳ ـ

(۵۷) نیل الاوطار شوکانی ، ج ، ۷ ، ص ، ۸۷ ـ

(۵۸) ابو داؤد کتاب الحدود ، ج ، ۲ ، ص ، ۲۷۳ ـ

(۵۹) نیل الاوطار ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۸۱ ـ

(۶۰) سیرت ابن ہشام ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۶ ـ

(۶۱) نیل الاوطار ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۸۰ ـ

(۶۲) فتوح البلدان بلاذری ص ۱۹۵ ـ

(۶۳) اسلام کا نظریہ ملکیت ج ، ۲ ، ص ، ۳۷۳ ـ

(۶۴) ابو داؤد ج ، ۲ ، ص ، ۱۱۸ ـ

(۶۵) نیل الاوطار ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۸۱ .

(۶۶) کتاب الاموال ، ج ، ۲ ، ص ، ۹۹ ـ

(۶۷) کنز العمال ، ج ، ص ، ۳۵۸ ـ

(٦٨) اسلام کا نظریہ ملکیت ، نجاب اللہ صدیقی ، ج ، ٢ ، ص ، ٢٧٢ ـ
(٦٩) فتح القدير ، ابن همام ب ج ، ٥ ، ص ، ١١٦ ـ
(٧٠) نيل الاوطار ، الشوكانى ، ج ، ٧ ، ص ٨٨ ـ
(٧١) فتح القدير ، ج ، ٥ ، ص ، ١١٣ ـ
(٧٢) كتاب الفقه على المذاهب الاربعه ، عبدالرحمن جزيرى ، ج ، ٥ ، ص ، ٧٦٠
(٧٣) احكام المفتيين ، ج ، ٢ ، ص ، ١٧٦ ـ
(٧۴) كتاب الفقه على المذاهب الاربعه عبدالرحمن جزيرى ، ج ، ٥ ، ص ، ٥٦٠ ـ ٥٦١ ـ

*****